بخدمت جناب اسپیکر قومی اسیمبلی وچیئرمین سینیٹ پاکستان اسلام آباد

بخدمت جناب وزیراعظم پاکستان اسلام آباد

بخدمت جناب مرکزی وزیر تعلیم پاکستان اسلام آباد

بخدمت جناب چیئرمین یونیورسٹی گرانٹس کمیشن اسلام آباد

بخدمت جناب چیف جسٹس سپریم کورٹ اسلام آباد

سبجیکٹ:

عربی دینی مدارس کے نصاب تعلیم میں پڑھائی جانے والی درس نظامی کی دینیات میں جو امامی علوم حدیث فقہ اور تفسیر بالروایات پڑھائے جارہے ہیں وہ ٹوٹل خلاف قرآن ہیں اس لئے ان جملہ مضامین کو نصاب درس نظامی سے خارج کیا جائے۔ بحکم قرآن کہ اَلَا لِلّٰهِ الدِّيۡنُ الۡخَالِصُ ؕ (39-3) خبردار! کیا اللہ کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ اس کے دین خالص سے انسانوں کو تعلیم دی جائے۔ اور فَذَكِّرۡ بِالۡقُرۡاٰنِ مَنۡ يَّخَافُ وَعِيۡدِ (۴۵٪)(50-45) یعنی قوانین اور نصائح دین، خالص تعلیم قرآن سے سکھائے جائیں۔

ہماری اس درخواست اور مطالبہ کا ثبوت مذکورہ آیات قرآن سے ثابت ہوچکا لیکن تاریخ اور اس کے ساتھ ولی عہد محمد بن سلمان نے واشنگٹن پوسٹ 28 مارچ کو جو انٹرویو دیا ہے کہ امریکا اور مغربی ملکوں نے ہمیں پریشرائیز کیا تھا کہ سوویت یونین کو ختم کرنے کے لئے وہابیت کو فروغ دیا جائے اور ان کے مدارس اور مساجد میں اضافا کیا جائے یہ ثبوت ہے اس بات کا کہ بنوعباس کے دور خلافت سے لے کرامت مسلمہ قرآن کو چھوڑ کر یہود مجوس اور نصاریٰ کے تیار کردہ علوم کی پیروکار بنی ہوئی ہے جن علوم کو ترکوں سے عربوں کو علحدہ کرنے کے دنوں میں وہابیت کا نام دیا گیا تھا۔

سو فقہ القرآن کا نصاب قرآن حکیم سے اخذ کرکے اسے عربی مدارس کے دینیات کا نصاب قرار دیا جائے اور ملکی عدالتوں میں امامی فقہوں کے بجاء فقہ القرآن کے قوانین نافذ کئے جائیں۔

حکومت سعودیہ امت مسلمہ کے سامنے ولیعہد محمد بن سلمان کے اعتراف گناہ سے وعدہ معاف گواہ

عزیز اللہ بوہیو (0304-3532023)

تازہ چند دنوں سے ملکی میڈیا پر وسیع پیمانے کے حساب سے شہزادہ محمد بن سلمان ولی عہد سلطنت مملکۃ سعودیہ عربیہ کا ایک قسم کا اعترافی بیان آیاہے کہ ہم ذمہ دار سلطنت سعودی حکومت والے ایک عرصہ سے مغربی ملکوں کے دباء پر عالم اسلام میں وہابیت کو فروغ دیتے رہے ہیں۔

وہابیت کیا ہے؟

فرقہ وہابیت کی نسبت حکومت سعودیہ کے شیخ الاسلام محمد بن عبدالوہاب کے نام سے منسوب کی ہوئی ہے جو وہ ایک مذہبی فرقہ ہے جسکا ٹوٹل مطلب یہ ہے کہ دین اسلام کے جملہ قوانین کا مأخذ واحد بجاء قرآن حکیم کے صرف اور صرف علم روایات بنامی علم الحدیث کو قرار دیا جائے۔ جبکہ اسلامی انقلاب کا فکری مدار اور مأخذ جناب خاتم الانبیاء علیہ السلام کے زمانہ سے لیکر خلفاء قریش کے دور 132 ہجری تک صرف قرآن حکیم کی تعلیم پر تھا اور عدالتی باءلاز بھی صرف قرآن حکیم سے ہی بنائے ہوئے تھے اور یہ حکم خود جناب رسول اللہ کو تھا کہ فَذَكِّرْ بِالْقُرْاٰنِ مَنْ يَّخَافُ وَعِيْدِ (۴۵٪)(45-50)یعنی صرف قرآن سے لوگوں کو قوانین سناؤ) پھر جو علمی ذخیرہ آل محمد کے نام پر لائے ہوئے انقلاب کے وقت زیدی شیعوں کے ائمہ اربعہ اہل سنت جن کا امام اعظم ابو حنیفہ ہے اس نے عباسی خلفاء کے دور حکومت میں بجاء قرآن کے علم حدیث کو مأخذ قرار دیکر اپنا فقہ مستنبط کیا تھا اور قرآنی باءلاز کا تیار کردہ ٹوٹل ذخیرہ علم عباسی حکومت نے اقتدار پر آتے ہی جلادیا تھا اور انکے اس ذخیرہ علم کے جلانے اور دریابرد کرنے کا الزام ہلاکو کے لائے ہوئے انقلاب کی طرف منسوب کردیا گیاہے۔

محمد بن عبدالوہاب کی شخصیت اور تاریخ پڑھنے کیلئے کتاب ہمفرے کے اعترافات پڑھی جائے جو انٹرنیٹ پر موجود ہے کہا جاتا ہے کہ ہمفرے جو ایک برطانیہ کا سی آئی ڈی افسر تھا اور محمد بن عبدالوہاب کو شیخ الاسلام بنانے میں سارا کردار اسکا ہے بقول کسی کے یہ اصل میں کرنل لارینس آف عربیہ کا فرضی نام ہے جو لارینس سات سال تک مسجد نبوی کا شہر مدینۃ المنورہ میں پیش امام بھی رہاہے شہزادہ ولی عہد محمد بن سلمان نے جو اپنے حالیہ بیان میں کہاہے کہ ہمنے مغربی ملکوں کے دباء پر وہابیت کو فروغ دیاہے سو کرنل لارینس کو مسجد نبوی میں کرم شاہ کے نام سے پیش امام بنائے رکھنا بھی اسی دباء کا ایک حصہ ہو سکتاہے۔

علم حدیث کب سے؟

ویسے علم حدیث کو سرکاری پاور سے بنو عباس کے لائے ہوئے انقلاب کے وقت پہلے سے موجود قرآن حکیم سے مأخوذ علم حکمرانی کو جلانے کے بعد مسلم دنیا میں رائج کیا گیا بلکہ انکے بنائے ہوئے علم حدیث کی روایات جو انہوں نے رد قرآن کی خاطر جناب محمد علیہ السلام کے اسم گرامی کی طرف منسوب کرکے لکھی تھیں ان کے حوالوں سے مسلم امت کی تاریخ بھی مکمل فرضی اور جعلی ہے جو اسکے مأخذ علم حدیث کی طرح کی بنادی گئی ہے جس کے اندر تاریخ اسلام کے کئی خلفاء بھی فرضی ہیں اور انکے ادوار کے سیاسی فیصلے اور جنگوں تک کے واقعات بھی فرضی لکھ ڈالے گئے ہیں جن کے جھوٹے اور فرضی ہونے پر میں نے قرآن حکیم کے حوالہ جات سے دلائل دئے ہوئے ہیں اسپر مجھے کئی لوگوں نے کہا کہ قرآن حکیم تو جنگ جمل، جنگ صفین، جنگ نہروان، جنگ کربلا، سے کافی وقت پہلے کا ہے سو آپکے قرآن سے حوالہ جات کیسے درست ہوسکتے ہیں انکے جواب میں اور میرے دلائل قرآنی کی تائید میں ہر ایسے سوال کرنے والے کی خدمت میں، میں آیت قرآن حکیم وَلَتَعۡلَمُنَّ نَبَاَهٗ بَعۡدَ حِيۡنٍ (٨٨)(38-88) پیش کیا کرتا ہوں جسکا مطلب ہے کہ ضرور تم لوگ قرآن حکیم کی دی ہوئی خبروں کو وقت گذرنے کے ساتھ جانتے رہوگے۔ کیونکہ اِنۡ هُوَ اِلَّا ذِكۡرٌ لِّلۡعٰلَمِيۡنَ (٨٧)(38-87) یہ کتاب قرآن جہانوں کو بھٹکنے سے بچانے والی نصیحت کی کتاب ہے جو قیامت تک آپ کی رہنمائی کرتی رہے گی۔

علم حدیث کیوں اور کس نے بنایا

خلیفہ ثانی کے دور میں جب فارس اور روم فتح ہوگئے اور قرآن حکیم کے بتائے ہوئے اطلاع کے مطابق کہ یہود خیبر و مدینہ سے جناب خاتم الانبیاء علیہ السلام کے زبانی آرڈر سے بغیر جنگ کے جلاوطن کئے گئے تھے بحوالہ (59-2-6) سورۃ الحشر) علم حدیث کے جنگ خیبر کا واقعہ تو جناب رسالت مآب اور نزول قرآن کے زمانہ کی بات ہے اسکے باوجود جنگ خیبر سے متعلق ہزاروں حدیثیں بنائی ہوئی ہیں جنہیں جنگ کے حوالہ سے جناب رسول کو ایک یہودی سردار کی نئی بیاہی ہوئی صفیہ نامی بیوہ دلہن بیاہی گئی ہے وہ بھی بغیر نکاح کے۔ میں نے یہ مختصر بات صرف اسلئے لکھی ہے کہ قارئین لوگ علم حدیث کے بتائے ہوئے فرضی واقعات، تاریخ اور کم سے کم جناب رسول کی ازواج مطہرات کے بارے میں دی ہوئی غلط معلومات کو مشت نمونہ خروار سمجھ لیں کہ جب رسول علیہ السلام کے دور کی جنگ خیبر ہی فرضی بنی جنگ میں یہودیوں کے سردار کے قتل ہوجانے کا قصہ بھی فرضی اور اسکی صفیہ نامی دلہن بھی فرضی اور اس دلہن کا جناب رسول علیہ السلام سے بیاہ بغیر نکاح کے بھی فرضی، تو علم حدیث کے صرف اسی ایک واقعہ میں غور کیا جائے کہ کتنے جھوٹ ہوگئے جس ناکردہ جنگ میں خیبر کا قلعہ توڑنے والا علی اور اسکو اسوقت آنکھوں میں درد ہونے کا قصہ پھر جنگ خیبر کے حوالہ سے علی دا پہلا نمبر وغیرہ تاریخ کے یہ کتنے تو جھوٹ بن گئے جن کا روایات کے حوالوں سے میں اس مختصر مضمون میں پورا احاطہ بھی نہیں کرسکتا۔

سو علم حدیث جو بنو عباس کے دور سے مسلم امت کے اندر انکی درسگاہوں اور عدالتوں کے تعلیمی اور قانونی نصاب کا قرآن کے عیوض متبادل بنایا گیاہے جس میں جنگ خیبر کے ہونے سے متعلق قرآن حکیم نے جو تردید بھی فرمائی ہے اب بقیہ جو مسلم تاریخ ہے جس کے بعد از نزول قرآن کے جتنے بھی واقعات ہیں ان پر قارئین لوگ خود غور فرمائیں کہ ان میں کتنی سچائی ہو گی۔

علم حدیث کی کوالیٹی

قارئین حضرات بخاری کی اس حدیث پر بھی غور کریں جس میں کہا گیاہے کہ وہ زمانہ بہت قریب ہے جب کہ مسلمان کا بہترین مال بکریاں ہوں گی جن کو وہ پہاڑوں کے دروں اور جنگلوں میں لے جا کر چلا جائے اور اپنے دین کو فتنوں سے محفوظ رکھے۔ میں اس حدیث پر اپنی طرف سے کوئی تبصرہ کرنے کے بجاء قارئین کی خدمت میں ایک آیت قرآن پیش کر تاہوں پھر آپ خود محاکمہ کریں کہ قرآن کس طرف بلاتا ہے اور علم حدیث کس طرف؟ فرمان ہے کہ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا مَا لَـكُمۡ اِذَا قِيۡلَ لَـكُمُ انْفِرُوۡا فِىۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ اثَّاقَلۡتُمۡ اِلَى الۡاَرۡضِ‌ ؕ اَرَضِيۡتُمۡ بِالۡحَيٰوةِ الدُّنۡيَا مِنَ الۡاٰخِرَةِ‌ ۚ فَمَا مَتَاعُ الۡحَيٰوةِ الدُّنۡيَا فِى الۡاٰخِرَةِ اِلَّا قَلِيۡلٌ‏ (٣٨)(سورت توبہ آیت نمبر 38) اے دنیا کو امن دینے والو! تمہیں کیا ہو گیاہے جو جب کہا جاتا ہے تمہیں کہ جنگ کرو عوام کے حقوق کی خاطر تو جواب میں تم بھاری بن کر زمین کی طرف جھک جاتے ہو۔ کیا تم دنیا کی حیاتی پر آخرت کے مقابلہ میں خوش ہو گئے ہو۔ دنیا کا سازو سامان تو آخرت کے مقابلہ میں کوئی ویلیو نہیں رکھتا۔ اب کوئی بتائے کہ قرآن کس طرف بلاتا ہے اور یہود مجوس اور نصاریٰ کا بنایاہوا علم روایات کس طرف بلاتا ہے؟!!!

میں یہاں مملکۃ سعودیہ کے مدار لمہام ولیعہد محمد بن سلمان کے انکشاف کی روشنی میں کچھ گذارشات عرض کرنا چاہتاہوں جس میں وہ فرماتے ہیں کہ وہابیت کو فروغ دینے کے لئے ہمیں مغربی طاقتوں نے انکے لئے مدارس اور مسجدیں زیادہ سے زیادہ بنا کر دینے کا حکم دیا تاکہ ان مراکز کو ہم سوویت انقلاب کو شکست دینے کیلئے کام میں لا سکیں

یہاں قارئین غور فرمائیں کہ قرآن کا فلسفہ عورت و مرد کی برابری کی تعلیم دیتا ہے (2-228) علم حدیث کی روایات عورتوں کے لئے جہنم میں جانے کی بڑی تعداد قرار دیتی ہیں علم وحی کی تعلیم قرآن سے ہی مارکسزم میں ذاتی ملکیت کی نفی کا نظریہ اختیار کیا گیاہے (219-2) جبکہ علم حدیث میں جاگیرداری کو جائز قرار دیا گیاہے اور قرآن حکیم میں غلامی کو ناجائز قرار دیا گیاہے (8-67)(47-4) علم حدیث کے فلسفہ معاشرت میں طبقاتیت کو جائز قرار دیا گیا ہے۔ جبکہ قرآن حکیم نے انسانوں کو بتایا ہوا ہے کہ كَانَ النَّاسُ اُمَّةً وَّاحِدَةً ۟ (2-213) یعنی تم لوگ امۃ واحدۃ تھے۔ پھر تم اختلافات میں پڑ کر بکھر گئے اور بنیاد معاشی مساوات کے لئے بھی فرمایا کہ وَ

قَدَّرَ فِيۡهَاۤ اَقۡوَاتَہَا فِىۡۤ اَرۡبَعَةِ اَيَّامٍ ؕ سَوَآءً لِّلسَّآئِلِيۡنَ (۱۰)(41-10)یعنی زمین ے اندر چار مرحلوں میں ذخائر روز گار ودیعت فرمائے حاجتمندوں کے درمیان مساوات اور برابری کے حساب سے اسکے بعد اللہ نے اپنے انبیاء بھیجے جو اسکا دیا ہوا علم وحی لے آئے تمہارے اختلافات کو دفع کرنے کیلئے جس کی تفصیل کردہ اٰیات کا مقصد صرف یہ تھا کہ تم اپنے ہدف امۃ واحدہ کی طرف لوٹ کر آؤ(7-174) مطلب کہ شکست فارس اور روم کے ازالہ کیلئے یہود مجوس اور نصاریٰ کے حکمرانوں نے اپنی شکست اور مستقبل میں اسکے ازالہ کیلئے تینوں مفتوحین نے اپنے دانشوروں کی تھنک ٹینک بٹھائی کہ وہ غور کریں اور اسباب شکست کے ازالہ کیلئے کوئی راستہ بتائیں تو انہوں نے جو رپورٹ تیار کی وہ یہ تھی کہ عربوں کی یہ فتح انکی اپنی نہیں ہے یہ انکی فتح انکو ملی ہوئی کتاب قراٰن کے انسان دوست اصولوں کی ہے سو اب جو ان سے بدلہ لینا ہے تو وہ قراٰنی تعلیم سے بدلہ لیا جائے جس کے رد میں قراٰن کو لائے ہوئے نبی کے نام سے منسوب حدیثوں کا ایسا علم بنایا جائے جو وہ عرب پھر سے ہماری طرح کے کیپیٹلسٹ بنجائیں اور نبی کے اولین ساتھیوں کی مذمت میں اب جو ہم علم حدیث کی روایات تیار کریں انمیں رسول کو ان روایات کے اندر ایسے افراد بطور اٰل کے دیں جن کے ساتھ اصحاب رسول کی رقابت کی روایات تیار کریں ان روایات کے اندر پھر رسول کی جاء نشینی اور خلافت کا استحقاق حکم قراٰن میرث (2-124) کے بجاء آل کے رشتہ کا استحقاق قرار دیکر نبی کے ساتھیوں کو انکے حق کا غاصب اور دشمن اٰل رسول ٹھہرائیں۔ اور ہمارے بنائے ہوئے علم حدیث سے مسلم امت ہمیشہ فرقوں میں منقسم ہو کر آپس میں دست و گریباں رہے پھر مجوسی یہودی اور نصاری کے ان دانشوروں کو امامت کے القاب دیکر مسلم امت میں داخل مشہور کیا گیا پھر آج تک ان جبہ پوش اماموں کے تیار کردہ علوم کو بجاء قراٰن کے اسلامی تعلیم کا نصاب قرار دیا گیا جن کا علم اٰل رسول اور اہل بیت کے القاب سے آج تک امت مسلمہ کی درسگاہوں میں پڑھا پڑھایا جا رہا ہے۔ انگریز جب سترھویں صدی عیسوی میں تجارت کے بہانے سے ہندستان میں آیا تو اسنے سوسواسوٴ سال تک اپنے پاؤں جمالئے تھے اسپر ہند کے عوام نے اٹھارہ سو ستاون میں اپنے مغل بادشاہ بہادر شاہ ظفر کو قائد بنا کر انگریزوں کے خلاف تحریک چلانے میں شروع ہو گئے انگریزوں نے بڑی شدت سے مقابلہ کیا اس جنگ کو انہوں نے غدر کی جنگ کا نام دیا جسکی معنیٰ غداروں کی جنگ انگریزوں نے گرفتار شدہ سارے لوگوں کا سر قلم کر کے انکو سزاء موت دی بادشاہ بہادر شاہ ظفر کو بیٹوں سمیت گرفتار کر کے رنگوں لے جا کر قتل کر دیا ان دنوں اس جنگ میں مولانا محمد قاسم نانوتوی بھی بڑے پیمانے پر یہ جنگ لڑرہے تھے جسکو شاملی کے محاذ پر اسکے لشکر سمیت گرفتار کیا گیا عام سپاہ والے تو سزاء موت قبول کر کے واصل باللہ ہو گئے البتہ مولانا محمد قاسم نانوتوی کو کہا گیا کہ آپ اگر ہمارے دو شرط قبول کریں گے تو آپ کی سزا معاف اور آئندہ آپ ہمارے دوست ہوں گے مولانا نے کہا کہ شرط بتاؤ!! وہ شرط بتائے گئے کہ آپ ایک دینی مدرسہ قائم کریں جس کے اندر علم حدیث کی کتابیں بخاری مسلم ترمذی ابو داؤد نسائی ابن ماجد یہ صحاح ستہ کے نام سے پڑھائیں پھر ان کتابوں کے استاد تیار کر کے سارے ہندستان کے عربی مدارس میں انہیں وہاں بھیج کر ان کتابوں کو پڑھانے کیلئے مقرر کریں۔ دوسرا شرط یہ ہے کہ آپ ایک فتویٰ جاری کریں کہ آج کے دور میں اگر کوئی شخص اپنے لئے نبی ہونے کی دعویٰ کرے تو محمد علیہ السلام کی ختم نبوت

پر کوئی اثر نہیں ہوسکے گا پھر نانوتوی صاحب نے یہ دونوں شرط قبول کئے اور انکے اوپر عمل بھی کیا مدرسہ دارالعلوم دیوبند قائم کرنا تو عالم آشکار چیز ہے اور جناب خاتم الانبیاء علیہ السلام کے بعد کسی کے نبی بننے کی بات بڑی چالاکی سے لکھی ہے وہ بھی حدیث کی کتاب ترمذی کی ایک ایسی بوگس حدیث کے بہانے سے جس میں لکھا ہوا ہے کہ سات آسمانوں کی طرح سات زمینیں بھی ہیں اور نچلی ہر زمین میں آپکے آدم کی طرح آدم ہے نوح کی طرح نوح ہے ابراہیم کی طرح ابراہیم ہے موسیٰ کی طرح موسیٰ اور عیسیٰ کی طرح عیسیٰ ہے اور محمد علیہم السلام کی طرح ایک اور بھی محمد ہے۔ مولانا نانوتوی صاحب نے یہ فتویٰ اپنی ایک کتاب بنام تحذیر الناس میں لکھی ہے یہ کتاب مکتبہ دارالاشاعت اردو بازار کراچی کی شائع کردہ ہے جسکی ایک کاپی میں نے بھی اپنے پاس خرید کرکے رکھی ہوئی ہے انگریز اس فتویٰ سے کیا کام لینا چاہتا تھا یہ بات سمجھنا کوئی مشکل مسئلہ نہیں ہے البتہ مرزائی لوگ مرزا غلام احمد قادیانی کی نبوت کی تائید میں نانوتوی صاحب کی اس فتویٰ کا سہارا بھی لیتے ہیں اور مدرسہ دارالعلوم دیوبند کے قیام سے پہلے جو مدارس عربیہ کے دوعدد نصاب تعلیم ہندستان کے مدارس عربیہ میں جاری تھے ایک بنام درس نظامی جو مولانا نظام الدین سہالوی نے اورنگ زیب کے زمانہ حکومت میں ترتیب دیا تھا دوسرا نصاب مولانا عبدالحکیم سیالکوٹی کے نام سے ترتیب شدہ سیالکوٹی نصاب رائج تھے۔

ان دنوں کے اندر حدیث کی مذکور چھ عدد کتابیں نصاب میں شامل نہیں تھیں کسی کو جستجو کا شوق ہو تو وہ کتب فروشوں کے ہاں کتاب "تاریخ درس نظامی" خرید کر پڑھے جو میں نے بھی تین عدد جدا جدا مصنفین کی لکھی ہوئی کتابیں خرید کرکے رکھی ہوئی ہیں۔ میں یہاں قارئین کی توجہ مبذول کرائوں گا کہ وہ غور کریں کہ انگریز جن دنوں برصغیر میں تجارت کی آڑ میں آئے تھے پھر انہوں نے عوام کے مذاہب اور انکی تعلیم کے نصاب پر کیا کیا تو تحقیق کی ہوئی تھی جو کم سے کم دین اسلام کے نام کے عربی مدارس کے نصاب تعلیم میں انہوں نے کیا تو کمی محسوس کی جو انکے بڑوں نے آج سے چودہ سو سات سال پہلے عباسی خلافت کے شروع میں جو خلاف قرآن اور قرآن کے رد میں مسلم امت کے نصاب تعلیم میں دینیات کے نام سے علم حدیث علم فقہ علم کلام اپنے امامی دانشوروں سے لکھوا کر اسے دینی تعلیم کے نام سے داخل نصاب کرایا تھا۔ انہوں نے اسے ہندستان کے عربی مدارس کے نصاب درس نظامی میں نہیں پایا اور لے دے کے جو خلاف قرآن کتاب حدیث مشکوٰۃ اور امامی فقہوں کا موضوع نصاب میں موجود تھا تو انکا مٔاخذ اصحاب رسول اور جناب رسول پر تبرا سے بھرپور، علم حدیث نصاب میں نہیں تھا اسے انگریز نے مولانا محمد قاسم نانوتوی سے اسکی اپنی سزاء موت کے بدلے میں اسلام کے لئے سزاء موت بنام صحاح ستہ نامی علم حدیث کی تعلیم کی صورت میں قبول کرائی جو انگریز اپنے اکابرین کے تیار کردہ اسی امامی علوم کے متعلق ضرور جانتے تھے۔ کہ اس نصاب کو پڑھنے والی امت کبھی بھی سچائی اور حقانیت پر متحدہ ہوکر مخالفوں کا مقابلہ نہیں کرسکے گی کیونکہ علم روایات میں ایک حدیث ایسی بھی ہے کہ اختلاف امتی رحمة۔ یعنی میری امت کے آپس میں اختلاف رحمت ہیں جبکہ قرآن حکیم نے اختلاف اور تفریق ڈالنے والوں کے لئے عذاب عظیم لکھا ہے(3-105) اور اختلاف ڈالنے والوں کے بارے میں قرآن کا فرمان ہے کہ وَاِنَّ الَّذِيۡنَ اخۡتَلَفُوۡا فِى الۡكِتٰبِ لَفِىۡ

شِقَاقٍۭ بَعِيۡدٍ (۱۷٦)٪(2-176)یعنی اختلاف کرنے والے دور کی بد بختی میں ہیں پھر جو مولانا محمد قاسم نانوتوی نے انگریز حکومت کے کہنے پر اپنی جان بچانے کیلئے علم حدیث کا موضوع درس نظامی میں شامل کیا تو اسکے قائم کردہ مدرسہ دارالعلوم دیوبند کے ثناخوانوں نے اتنی حدتک مدرسہ کی تعریفیں لکھی جو ہمیں ہمارے استادوں نے سنایا کہ جناب نانوتوی کو نیند میں جناب رسول علیہ السلام کی زیارت ہوئی اور خود آں جناب نے ایک عصا سے مدرسہ کے پلاٹ کی لکیر کھینچ کر فرمایا کہ اس جگہ پر مدرسہ قائم کرو۔ اور نانوتوی صاحب اپنے احباب کو کہا کہ کرتے تھے کہ ہم نے جو انگریزوں کے خلاف جنگ شروع کی تھی اس میں شاملی کے مقام پر شکست کے بعد اب اس جنگ اور جہاد کو ہمنے علم کی چادر پہنائی ہے۔ آگے چل کر کئی علماء ہند مدرسہ دیوبند سے تعلیم حاصل کرنے کے بعد یا وہاں سے جاری کردہ موضوع علم حدیث کا نصاب بذریعہ درس نظامی کے پڑھنے کے بعد بریلوی بھی ہوئے اہل حدیث بھی بنے اور شیعے بھی بنے اور ایسے کئی لوگوں سے ہماری شناسائی بھی رہی اور یہ کرشمہ شاید "اختلاف امتی رحمۃ" جیسی حدیثوں کا ہو۔ ایک حدیث یہ بھی ہے کہ "اہل الجنۃ بلہٌ"یعنی جنت میں جانے والے بیوقوف ہوں گے، ایسی روایات سے ثابت ہوتا ہے کہ زوال روم وفارس کے دنوں میں مفتوحین حکمرانوں نے ضرور ایسی حدیثیں مسلم امت کیلئے بنوائی ہیں جو وہ دین کے اندر عقل سے کام نہ لیتے ہوں تاکہ وہ پھر دشمنوں کی سازشوں کو بھانپ نہ سکیں اسی وجہ سے معلوم ہوتا ہے کہ شہزادہ ولیعہد محمد بن سلمان کے بقول کہ سوویت یونین کو ختم کرنے کیلئے ہمیں مغربی ملکوں نے تیار کیا کہ ہم وہابیت کو فروغ دینے کے لئے انکے زیادہ سے زیادہ مدرسے قائم کریں اور زیادہ سے زیادہ مسجدیں بنائیں۔ انگریزوں نے یہ حکم بھی شاید اس لئے دیا ہو کہ اگر ہماری یہ جنگ سوویت یونین سے سرد جنگ ہوگی تو مسلم لوگوں کی مساجد کے واعظی مولویوں سے سوویت والوں کو اللہ کا منکر اور کافر کہلوا کر کامریڈوں کا معاشروں میں رہنا اجیرن بنادیں گے اور اگر مقابلہ کی نوبت گرم جنگ تک پہنچی تو ہم ان مسجدوں اور مدرسوں کو اپنے سپاہ کیلئے کمین گاہوں کے طور پر استعمال کریں گے جو اگر یہ وار ڈور ٹو ڈور بھی شروع ہوجائے تو ان مساجد اور مدارس کو محلے محلے میں مورچوں اور چھاونیوں کے طور پر استعمال کریں گے پھر وہاں اگر مخالف فوج والے جوابی حملے کریں گے تو کم سے کم مسلم دنیاوالوں کو بیوقوف بنانا آسان ہوگا کہ دیکھو دیکھو سوویت یونین کے کافر دہریے منکرین خدا دینی مدارس اور مساجد پر حملے کررہے ہیں سو مسلم امت کا ذہن اگر علم حدیث کا تعلیم یافتہ ہوگا تو یقیناً ہم سوشلسٹ بلاک کے مقابلہ میں ساری مسلم امت کو اللہ کے ساتھ محبت کے نام سے میدان جنگ میں لے آئیں گے جو ہمارے لئے گویا کہ مفت کی آرمی ہوگی لیکن اگر مسلم امت والے کتاب قرآن پر چلے تو قرآن نے انکو بتایا ہوا ہے کہ جو مسجدیں فرقہ وارانہ منافقانہ مقصد سے بنائی گئی ہیں ان میں ایک قدم بھی نہ رکھو انکا بنیاد ہی ریت پر ہے جو اسکے مکین پھسل پھسل کر جہنم میں جا گریں گے۔ (سورت التوبہ آیت نمبر 107-108-109) سعودی ولیعہد نے اپنے اعتراف گناہ کے بیان میں یہ تو کہا ہے کہ ہم اپنے ملک کی قدامت پسند مذہبی پیشوائیت کو مشکلوں سے راضی کرچکے ہیں سو ولیعہد کی ایسی بات کا ہمیں علم نہیں ہے کہ انہوں نے ملاؤں کو کس حدتک راضی کیا ہے؟ کیوں کہ ملاؤں کو سامراج کے کہنے پر جو اختیارات دلائے ہوئے تھے وہ خبر نہیں کہ صرف سوویت یونین کے زوال تک محدود تھے یا اسکے

علاوہ بھی عالمی سامراج کو اپنے فرستادہ جبہ پوش کرنل لارینس آف عربیہ کی طرح کہیں خطیب اور امام الحرمین کے مناصب پر اس لئے تو براجماں نہیں کیاہواہے۔ جو اگر دنیا سے قرآن کو ختم نہیں کیا جاسکتا تو متن قرآن میں اتنی تو تحریفات شامل کر و جو اصل قرآن ملاوٹی حروف کی جنجھٹ سے آزاد نظر ہی نہ آسکے اور یہ کام سعودی کی مذہبی پیشوائیت نے بھی کیا ہے اسکے بارے میں معلوم ہوا ہے کہ پاکستان کے لاہوری وہابیوں کے مقابلہ میں سعودی بہت پیچھے اور کم ہیں اور پاکستان کی وہابی ٹیم سعودی حکومت کی مالی سیاسی اور انتظامی بیسا کھیوں پر قرآن کا قلع قمع کر رہی ہے۔ جسکا صحیح اندازہ معلوم نہیں کہ پاکستان سرکار اپنے ملک کے وہابیوں کی قرآن کے ساتھ جو چیرہ دستی ہے اس کو سعودی حکومت کے کہنے پر چہیتہ بنائے ہوئے ہے یا براہ راست عیسائی مذہبی ہیڈ کوارٹر ویٹیکن سٹی کے کہنے پر یا پینٹا گان کے کہنے پر یہ سب کچھ کیا جارہاہے یہ بات میں اسوجہ سے کر رہاہوں جو مجھے مرکزی وزیر تعلیم پاکستان سید غلام مصطفیٰ شاہ مرحوم نے بات بتائی تھی کہ رائیونڈ کی تبلیغی جماعت کے ہیڈ کے رائیونڈ کی گرجا کے پادری کے ساتھ بڑے گہرے اور مخفی تعلقات ہیں اور مساجد کے ممبر سے قرآن کو معزول کر کے اسکی جگہ پر قرآن سے جاہل مولویوں کے تیار کر دہ تبلیغی نصاب کی کتاب کی تعلیم و تدریس کو لانے میں تبلیغی جماعت کا بڑا معنی خیز کر دار ہے اور انگریز حکومت نے جب دیکھا کہ ہم نے مولانا محمد قاسم نانوتوی سے علم حدیث کا موضوع قرآن کے مقابلہ میں سارے ہندستان کے مدارس میں مروج کرانے کیلئے شروع کرایا تھا کہ خاص کر کے مسلم لوگ انگریزوں کے مقابلہ میں اٹھارہ سو ستاون جیسے بلوے میں دوبارہ شریک نہ ہو سکیں بشمل گئے تھے نماز بخشوانے الٹا روزے گلے میں پڑ گئے کی طرح خود مولانا نانوتوی کے پہلے شاگرد شیخ الحدیث اور شیخ الہند مولانا محمود الحسن کو ہمارا کٹر دشمن ابوالکلام آزاد ہائی جیک کر گیا سو انگریزوں نے اس چوٹ کے ازالہ کیلئے موجودہ رائیونڈ والی تبلیغی جماعت کو بدل قائم کر کے اولا خانقاہ نظام الدین اولیاء دہلی میں اسکا مرکز قائم کیا تھا کہ وہ اپنے مخصوص نصاب تعلیم کے ذریعے امت مسلمہ کے ہاتھوں سے قرآن کو چھین سکیں اور جو انکو اندیشہ ہوا کہ شیخ الہند مولانا محمود الحسن کی وجہ سے جو ہندستان کے مسلم لوگ انگریز مخالف سیاسی تنظیموں میں جائیں گے سو کیوں نہ انکو تبلیغی جماعت کے نصاب تعلیم سے دنیاوی امور سے متنفر کر کے صوفیا کی طرح موتوا قبل ان تموتو ایعنی مرنے سے پہلے ہی مر جاؤ کے نظریہ پر گھر کے بیوی بچوں سے بھی دور کیا جائے ان سب باتوں کے مد نظر حکومت پاکستان کی نادیدہ پالیسی میکر حکمران ٹیم جو اہل حدیثوں سے بھی قرآن حکیم میں ملاوٹوں جیسے جرم پر ان سے کوئی باز پرس نہیں کر رہی ساتھ میں تبلیغی جماعت کو بھی انکی عنایات کی وجہ سے انکے سفری سامان کی تلاشی سے استثنا ملی ہوئی ہے؟ جبکہ یہ بات مشہور ہے کہ یہ لوگ منشیات اور اسلحے کی تجارت بھی کرتے ہیں اور اگر سرکاری ملازمین جماعت کے ساتھ چالیس دن یا چار مہینے جماعت کو دینا چاہیں تو حکومت کا چھٹیوں کیلئے شیڈول انکے آڑے کیوں نہیں آتا اور ملک کے تعلیمی اداروں میں بالخصوص یونیورسٹیوں میں تبلیغی جماعت کے آنے جانے پر کیوں کوئی روک ٹوک نہیں ہے جو وہ نئی نسل کے جوانوں کو تعلیم سے محروم کرنے کیلئے انکے جاہلانہ نصاب تبلیغ جو کہ مکمل طور پر خلاف قرآن بھی ہے اسکے پڑھنے پڑھانے کے ذریعے تبلیغ کرنے کے بہانے سے انکو عالمی علمی دھارے کی درسگاہوں کی سائنسی، آئی آر اور میڈیکل وغیرہ کے موضاعات کی نصابی تعلیم سے کیوں محروم کیا جارہاہے؟ اور جماعت کے وفود

پر کالجوں اور یونیورسٹیوں میں داخلہ پر وزیر اعلیٰ پنجاب شہباز شریف کی طرح صرف پنجاب میں ہی کیوں پورے ملک میں بندش کیوں نہیں عائد کی جاتی بلکہ اس سے بھی بڑھ کر خود تبلیغی جماعت کے جاہلانہ اور خلاف قرآن نصاب کی تبلیغ کے اوپر اور مکمل طور پر انکے جماعتی ڈھانچے پر ہی بندش کیوں نہیں عائد کی جاتی تبلیغی جماعت کا نصاب تبلیغ زیادہ سے زیادہ علم روایات پر مبنی ہے جن روایات میں سے کوئی ایک بھی روایت قول رسول نہیں ہے اس لئے کہ خود فرمان ربی ہے کہ اگر یہ ہمارا نبی کوئی سا ایک بھی قول اپنی طرف سے جاری کرے تو ہم اسے طاقت سے پکڑ کر اسکی رگ حیات کاٹ دیں گے۔ (سورت الحاقہ آیت 44 تا 46) پھر پاکستان سرکار جو اسلامی حکومت کہلانے کی دعویدار ہے کیوں غیر قرآنی بلکہ خلاف قرآن نصاب تعلیم پڑھنے پڑھانے والی تنظیموں اور مدارس دینیہ سے باز پرس نہیں کر رہی ہے؟۔ مدارس عربیہ کے نصاب تعلیم میں پہلے دور میں ترجمہ قرآن حکیم کی بھی تعلیم نہیں تھی صدر ضیاء الحق جیسا بھی تھا اسنے فاضلین درس نظامی کو مجبور کیا کہ اگر وہ اپنی ڈگری ایم اے کے برابر کرانا چاہتے ہیں تو درس نظامی کے نصاب تعلیم میں درسی طور پر ترجمہ قرآن پڑھنا تو شامل کریں پھر سترہ گریڈ حاصل کرنے کی لالچ میں درس نظامی کے نصاب میں ترجمہ کے ساتھ قرآن پڑھنا شامل کیا گیا جو بھی وہ فارملٹی کی حد تک۔ ورنہ نصاب درس نظامی کے اندر ترجمہ قرآن کے حق کی ادائگی کے ساتھ آج بھی ترجمہ نہیں پڑھایا جاتا۔

جب مولانا محمود الحسن شیخ الہند نے کانگریس کے ساتھ آزادی کی جنگ میں شریک ہو کر کام کرنے کا جب معاہدہ کیا تو انگریز سرکار نے ایک طرف اسکے مقابلہ کے لئے تبلیغی جماعت کو میدان میں لایا تو دوسری طرف مولانا قاسم نانوتوی کے فرزند جو انتظامی طور پر مدرسہ کے مہتمم تھے اسے انگریزوں نے شیخ الہند سے کاٹے رکھنے کے لئے شمس العلماء کا خطاب دیا اور ساتھ میں ایک رقبہ زرعی زمین کا بطور جاگیر بھی عنایت کی اسپر مدرسہ دارالعلوم دیوبند کے انگریز پرست علماء کا گروپ بڑا خوش ہوا جنھوں نے شمس العلماء مولانا محمد احمد کی قیادت میں یوپی کے انگریز گورنر مسٹر سر جیمس مسٹن کو یکم جنوری 1915ء کو دارالعلوم میں تشریف لانے کی دعوت دی پھر گورنر کو اسکی آمد پر خوشامدی خیر مقدم اور شکریہ کے سپاس نامے بھی پیش کئے گئے اور تاج برطانیہ سے وفاداری اور فرمانبرداری کا بھی یقین دلایا اور اس دور کے بے باک آزادی پسند قلمکاروں نے نانوتوی کے بیٹے اور اسکے متوسلین کے لئے کھل کر لکھا ہے کہ یہ لوگ انگریز حاکموں کے پاس تحریک ریشمی رومال اور دیگر ذرائع سے حضرت شیخ الہند کی جملہ انگریز دشمن سرگرمیوں کی رپورٹیں پہنچاتے تھے جسکے تفصیل کے لئے پروفیسر ڈاکٹر ابو سلمان شاہ جہان پوری کی کتاب "مولانا عبید اللہ سندھی اور انکے چند معاصر" پڑھکر دیکھیں۔

جس طرح انگریزوں نے مدارس عربیہ کے اندر وہابیت یعنی علم حدیث کو درس نظامی میں شامل کرایا کہ کوئی مسلمان انگریزوں کے خلاف کسی سیاسی ہلچل میں شامل نہ ہو اسیطرح انہوں نے 1917 میں مارکس ازم کے فکر پر ماسکو میں لینن نے جو انقلاب لایا تو مغرب کے سارے یورپی ملکوں کے لئے برطانیہ کو خطرہ ہوا کہ لینن کا انقلاب انکو نہ نگل جائے اسلئے انہوں نے برصغیر کا ہندو مسلم کے مذہبی بنیاد پر بٹوارہ کرایا تاکہ مسلم لوگ انکے اندر علم حدیث کی تعلیم کے اثر سے اور تبلیغی جماعت کی مخصوص خلاف قرآن نصاب کی وجہ سے ضرور یہ لوگ لینن

کے انقلاب کا ساتھ نہیں دیں گے اور انکے اللہ کے وجود کے انکار کے نظریہ کی وجہ سے وہ مغربی اتحادی ملکوں کا ساتھ دیں گے تو ایسی جنگ میں ہم اپنے گوروں کو مروانے کی جگہ اگلے جنم میں جنت اور اس میں حوریں حاصل کرنے کے لئے عربوں اور پاکستانی مسلمانوں کو سوویت یونین کے خاتمہ کیلئے استعمال کریں گے گویا انکے ساتھ جنگ کو کفر اور اسلام کی جنگ مشہور کریں گے پھر جب فتح ہو گی تو وہ عالمی سامراج کے اتحادی ممالک کی ہو گی گویا بر صغیر کا بٹوارہ مذہب کے بنیاد پر اور پاکستان کا قیام اسلام کے نام پر اور مسلم ملکوں کا آگے چل کر مذہب کے نام سے بٹوارہ انڈونیشیا کیکھوکھ سے ایک عیسائی اسٹیٹ بنام مشرقی ٹیمور پاکستان کی مدد سے قائم ہو چکی ہیں، ہمارے ایسے سارے منصوبے مستقبل میں پاکستان کی معاونت سے تعلق رکھتے ہیں۔

انگریز سرکار عالمی سامراج نے صرف اتنے پر اکتفا نہیں کی بلکہ آگے یہ بھی کارستانی شروع کی جو وہابی اہل حدیثوں کے ہاتھوں انجیل کی طرح کئی قراٰن حرفی اور لفظی تحریفات کے ذریعے تیار کرانے شروع کئے جو مصر کویت سعودی اور پاکستان جیسے ممالک کو وہابی اہل حدیثوں کی سرپرستی کرنے اور انکا تحفظ کرنے کا بھی حکم دیا جس سے وہ دل جمعی کے ساتھ ایک قراٰن کی جگہ کئی قراٰن بنا کر تیار کریں پھر اس سلسلہ میں مصر والے اہل حدیثوں نے چار قراٰن تیار کئے دو کویت والوں نے چار عدد سعودی وہابی اہل حدیث مولویوں نے تیار کئے جن میں کا ایک قراٰن البوزی کے نام پر اپنے سرکاری مکتبہ الفہد کی ایک ویب سائیٹ پر قراٰن البوزی کے نام سے بھی رکھا جو ساری دنیا کے لوگوں نے پڑھا میں نے بھی پڑھا بلکہ میں نے اسکے بارہ ملاوٹی تحریفی کلمات پر " قرآن پر حملہ " کے نام سے ایک کتاب بھی لکھی اور اسمیں یہ ثابت کر کے دکھایا کہ ان تحریف شدہ لفظوں کی معنی پہلے کیا تھی اور اب اضافی حروف کی ملاوٹ کے بعد معنی بگاڑ کر کیا سے کیا بنائی گئی ہے دیگر ممالک کے وہابی اہل حدیثوں کے مقابلہ میں پاکستان کے وہابی اہل حدیث بازی لے گئے جنہوں میں سے صرف شہر لاہور کے اہل حدیث جو ماہوار رسالہ رشد بھی شائع کرتے ہیں انہوں نے سولہ عدد حرفی ملاوٹوں والے قراٰن تیار کرنے کا فخریہ اعتراف کیا ہے انکے ایسے ملحدانہ عمل پر پنجاب کے گورنر سلمان تاثیر نے وزیر مذہبی امور پنجاب کی معرفت انکو شوکاز نوٹیس دلایا کہ قرآن میں یہ تحریفی کام بند کرو اسکا عملی جواب تو لاہوری اہل حدیثوں نے یہ دیا کہ ہمارا یہ کام علمی قسم کا ہے اور ہمارے یہ تیار کردہ سارے قرآن سعودی حکومت کے حوالے کئے جائیں گے جو وہ انکو پرنٹ کے فارم میں لے آئیں گے آگے پھر یہ بھی ہوا کہ اس گورنر کو اسکے سرکاری گن مین گارڈ کے ہاتھوں ایک جھوٹے الزام کے تحت قتل کرایا گیا نہ صرف اتنا بلکہ کچھ دنوں بعد اسکے بیٹے کو بھی نامعلوم اغوا کاروں کے ہاتھوں اغوا بھی کرایا گیا تھا ہمارے ساتھ نوجوان ان اہل حدیث نے یہ تک بھی ذکر کیا ہے کہ پاکستان میں کوئی بھی ماں کا لال ہمارا بال بھی بیکا نہیں کر سکتا ملک کی طاقتور ایجنسیاں ہمارے ساتھ ہیں انکی ایسی دعویٰ کی تصدیق ہمیں سعودی حکومت کے ولی عہد محمد بن سلمان کے تازہ بیان سے ہوئی ہے جو انہوں نے کہا کہ مغربی ملک ہم پر دباءڈالتے آرہے ہیں کہ ہم وہابیوں پر فنڈ خرچ کریں ان کے ادارے قائم کرائیں وغیرہ سو سعودی حکومت تو امت کے سامنے وعدہ معاف گواہ بنکر ماضی کے ایسے عمل سے دستبردار ہو رہی ہے ہم حکومت پاکستان کے پالیسی میکر بے وردی حکمرانوں کی خدمت میں اپیل کرتے ہیں کہ عالمی سامراج نے جو سوویت یونین کے خاتمہ کے لئے مذہبی مافیاؤں کی معرفت جتنے بھی اسلام کے نئے نئے ماڈل امت کے اندر مروج کرائے تھے ساتھ ساتھ جاتے جاتے کاسہ لیس مذہبی عفریتوں کے ہاتھوں یہودیوں کے سے عمل علم وحی کی کتاب میں تحریفات کا جو کام شروع کرایا تھا اور لاہوری اہل

حدیثوں نے اپنے ماہوار رسالہ "رشد" کے جلد 20 شمارہ-4 جون 2009ئ میں اعلان بھی کیا ہے کہ اب تک ہم حرفی ملاوٹوں والے سولہ عدد قرآن تیار کر چکے ہیں تو خدارا پاکستان کے پالیسی ساز اور وہابیوں کے سرپرست بے وردی افسران بھی شہزادہ ولی عہد محمد بن سلمان کی طرح اعلان کریں کہ جسطرح حکومت سعودیہ پر مغربی ملکوں کا دباء تھا اسطرح وہابی اسلام کی بالادستی کو منظم اور محفوظ کرنے کا ہم پر بھی دباء تھا اب ہم ان قرآن دشمن جبہ پوش وہابیوں سے اور انکے تیار کردہ میڈ ان یو کے اسلام کے تحفظ سے دست بردار ہوتے ہیں۔

جاننا چاہیے کہ قرآن مخالف بنائے ہوئے علم حدیث کو مدار اسلام قرار دینے کے لئے صرف اکیلے وہابی لوگ سامراج کی نوکری نہیں کر رہے بلکہ امت مسلمہ کے سارے فرقے شیعہ سنی پھر سنیوں میں دیوبندی اور بریلوی علاوہ ازیں کوئی اور بھی سارے فرقے اپنے جوہر میں سارے کے سارے حدیث پرست ہیں جس طرح اہل حدیث نامی وہابی لوگ حدیث پرست ہیں ان سب کے نام تو ضرور جدا جدا ہیں لیکن کام کے لحاظ سے سب اہل حدیث ہیں اور ہر فرقہ کی حدیثیں بھی جدا جدا بنائی ہوئی ہیں تماشہ یہ ہے ہر فرقہ والے ایک دوسرے کی حدیثوں کو نہ ماننے کے باوجود انکو منکر حدیث نہیں کہتے منکر حدیث انکی نظر میں صرف میں عزیز اللہ بوہیو ہوں اور علامہ اقبال نے جو کہا کہ: "یہ امت خرافاتی روایات میں کھو گئی اسپر بھی اسے منکر حدیث نہیں کہتے"۔

انکے فرقہ جاتی جدا جدا ناموں کی فلاسفی صرف یہ ہے کہ سامراج کے پاس جدا اکائونٹ کھلیں ورنہ یہ آپس میں متحد بھی ہیں میری اس بات کا ثبوت یہ ہے کہ یہ سب سوویت یونین کے مقابلہ کے وقت آپس میں شریک تھے کوئی زیادہ کوئی کم اور کوئی گرم جنگ کی حد تک طالبان کی شکل میں تو کوئی علمی دانشوری کی شکل میں انٹی سوشلزم پر کیپیٹل ازم کے فیور کے موضوعات پر اپنے فلسفے جھاڑنے کی شکل میں سب کے اکاؤنٹ جدا جدا تھے اس بات کا ذکر سابقہ امریکن وزیر خارجہ ہیلری کلنٹن نے بھی اپنی تقریر میں کیا ہے جسکی آڈیو کلپ کی سی۔ڈی مجھے ایک دوست نے دی تھی جس میں کہتی ہے کہ تم نے اپنے زعم میں جو سوویت یونین کے ساتھ اپنے ایمان کے تقاضوں پر جنگ لڑی تھی سو میں ایسے ایمان کو نہیں جانتی؟ البتہ ہمارے پاس تو تم سب کا رکارڈ محفوظ ہے کہ اس جنگ کے لئے کس کس نے کتنے کتنے ڈالر ہم سے وصول کئے ہیں۔